بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

ربوہ

فون ۴۴۹

جلد ۷۳ | ہفتہ ۲۰ ذی قعدہ ۱۴۰۴ھ ؛ ۱۸ ظہور ۱۳۶۳ ہش ؛ ۱۸ اگست ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۸۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۶ ظہور/اگست۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ پسلیوں اور کمر میں درد کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے

احباب خاص توجہ اور اہتمام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجالس خدام الاحمدیہ یورپ کا پہلا عظیم الشان سالانہ اجتماع

گیارہ ممالک سے آئے ہوئے آٹھ صد سے زائد خدام و اطفال نے شرکت کی:

اجتماع کے کامیاب انعقاد پر حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اظہار خوشنودی:

مجالس ہائے خدام الاحمدیہ یورپ کا پہلا سالانہ اجتماع بتاریخ ۲۷-۲۸-۲۹ جولائی ۱۹۸۴ء لندن میں منعقد ہوا۔ یہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ انگلستان کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ مرکزی روایات کا حامل یہ اجتماع نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اجتماع کے کامیاب انعقاد پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے اسے توقعات سے بڑھ کر کامیاب اجتماع قرار دیا۔ اجتماع کے تمام پروگرام ہر لحاظ سے نہایت درجہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئے۔ انگلستان کے علاوہ یورپ اور دیگر براعظموں کے ۱۱ ممالک سے آئے ہوئے ۸۰۰ سے زائد خدام، اطفال اور انصار نے اجتماع میں شرکت کی۔

تین روزہ اجتماع کے نمایاں پروگراموں میں درس القرآن، درس الحدیث، درس ملفوظات کے علاوہ متعدد علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی شامل ہیں۔ علمی مقابلہ جات میں تلاوت قرآن پاک، تقاریر، معلومات عامہ، دینی معلومات، ورزشی مقابلہ جات میں فٹ بال۔ والی بال، رسہ کشی، ریلے ریس اور دوڑ وغیرہ کے مقابلہ جات ہوئے۔ ان مقابلہ جات میں مجلس خدام الاحمدیہ انگلستان کے علاوہ دیگر ممالک سے آئے ہوئے خدام نے بھی بھرپور حصہ لیا۔ اس طرح سے خالص دینی ماحول میں منعقد ہونے والا یہ ایک عظیم الشان اجتماع تھا جو انشاء اللہ خدام الاحمدیہ یورپ کی ترقی میں ایک نیا سنگ میل ثابت ہوگا۔

پیارے امام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس اجتماع کو رونق بخشی اور خدام احمدیت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور خطابات اور مجالس عرفان سے مستفید ہوئے اور روحانی سکون کی دولت سے اپنی جھولیاں بھر کر واپس ہوئے۔

اجتماع کے آخری روز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام سے جو خطاب فرمایا وہ ایک ولولہ انگیز تاریخی خطاب تھا جس نے خدام کے سینوں کو روشنی سے منور کیا (باقی صفحہ پر)

دنکوور (کینیڈا) میں عید الفطر کی تقریب سعید

محمد سعید صاحب مربی سلسلہ دنکوور سے اطلاع دیتے ہیں کہ دنکوور میں عید الفطر کی تقریب ۳۰ جون بروز ہفتہ دس بجے صبح منعقد ہوئی۔ احباب ۹½ بجے سے ہی آنے شروع ہو گئے۔ ٹھیک ۱۰ بجے نماز عید ادا کی گئی۔

نماز کے بعد حضرت امام ہمام کا خطبہ جو آپ نے پچھلے سال مرکز میں ارشاد فرمایا تھا احباب کو سنایا گیا جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے علاوہ عبادت کے احباب جماعت کو خدمت خلق کے جذبہ کے تحت غرباء کو اپنی خوشیوں میں شریک کرنے کے لئے تاکید فرمائی تھی۔ اس غرض کے لئے خدمت کے دائرہ کو تمام بنی نوع انسان تک وسیع کرنے کی تلقین کی۔ بفضلہ تعالیٰ نماز میں ۸۶ افراد نے شرکت کی۔

ویمبلیک میں الگ نماز عید ادا کی گئی۔ اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام بھی سنایا گیا۔ حضور کے اس جملہ سے احباب جماعت کی آنکھوں میں چمک اور چہروں پر بشاشت نکھر آئی۔ حضور نے فرمایا:-

"In this hour of trial Allah will never abandon you, yours will be the final Eid. انشاء اللہ"

عید کے اگلے روز عید ملن پارٹی میں دوسرے احباب نے بھی شرکت کی۔ محمد سعید صاحب احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دیار غیر میں بسنے والے بھائیوں کو بھی عید کی حقیقی مسرتوں سے نوازے۔ (آمین)

قرآن کریم کا بلند مقام

سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں:

"میں ہر یک مخالف کو دکھلا سکتا ہوں کہ قرآن شریف اپنی تعلیموں اور اپنے علوم حکمیہ اور اپنے معارف دقیقہ اور بلاغت کاملہ کی رو سے معجزہ ہے۔ موسیٰ کے معجزہ سے بڑھ کر اور عیسیٰ کے معجزات سے صدہا درجہ زیادہ۔

میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن شریف اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے اور اسی کامل انسان پر علوم غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دنیا میں کسی مذہب والا روحانی برکات میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا چنانچہ میں اس میں صاحب تجربہ ہوں"۔

(انجام آتھم صفحہ ۳۴۵)

صبر سے دعا کی عظیم الشان قوت پیدا ہوتی ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"صبر سے جو عظیم الشان قوت پیدا ہوتی ہے وہ دعا کی قوت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم محض اپنی باتوں پر اور اپنے نیک اعمال پر انحصار نہ کرنا جب ان باتوں پر صبر کرو گے۔ پھر بھی تمہیں دکھ دیئے جائیں گے اور وہ صبر لازماً دعاؤں میں ڈھلے گا اور وہ دعائیں عظیم الشان نتیجہ پیدا کریں گی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود نے یہ جو فرمایا ہے کہ عرب کے بیابان میں جو ایک ماجرا گزرا کہ صدیوں کے مردے زندہ ہو گئے اور بدشتوں کے بگڑے الٰہی رنگ پکڑ گئے۔ جانتے ہو وہ کیا تھا وہ ایک فانی فی اللہ کی دعائیں ہی تو تھیں۔ ایسی دعائیں صبر کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں"۔

(الفضل ۱۵ مئی ۱۹۸۳ء)

پبلشر:- مسعود احمد۔ پرنٹر:- سید عبدالحی۔ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

روزنامہ الفضل ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah
۲۰ ذی قعدہ ۱۴۰۴ھ
۱۸ ظہور ۱۳۶۳ ہش

حق کے حتمی اور کامل غلبہ کا سب سے مؤثر ذریعہ

خدائی جماعتوں کے سپرد انتہائی مشکل اور کٹھن کام کیا جاتا ہے جو بظاہر ان کی طاقت سے بالا ہوتا ہے لیکن انہیں ایک ایسا زبردست ہتھیار عطا کیا جاتا ہے جس سے بڑی سے بڑی مشکل بھی آسان ہو جاتی ہے۔

وہ اپنی بے بضاعتی اور کمزوری کے باوجود اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اس ہتھیار کے بل پر اس مشکل اور کٹھن کام کو سرانجام دینے کے لئے میدانِ عمل میں کود پڑتی ہیں جونہی وہ میدانِ عمل میں قدم دھرتی ہیں مشکلات انہیں آگھیرتی ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ مشکلات انہیں پیس کر رکھ دیں گی۔ لیکن وہ اس خداداد ہتھیار کو کام میں لاکر ان مشکلات کا مقابلہ کرتے ہوئے رفتہ رفتہ قدم آگے بڑھاتی چلی جاتی ہیں۔ جب ایک قسم کی مشکلات ختم ہوتی ہیں اور ان کے لئے آگے بڑھنا آسان نظر آنے لگتا ہے تو دوسری قسم کی مشکلات راستہ روک کر کھڑی ہو جاتی ہیں۔ وہ ان نئی مشکلات کا مقابلہ بھی اسی ہتھیار سے کرتی ہیں اور اس طرح مشکلات کا مقابلہ کرتے اور راہ میں پیش آنے والی نت نئی رکاوٹوں کو دور کرتے ہوئے آگے قدم بڑھاتی رہتی ہیں۔ اور نسلاً بعد نسلٍ جاری رہنے والی طویل جدوجہد کے بعد بالآخر منزلِ مقصود پر جا پہنچتی ہیں۔

مشکلات و مصائب پر قابو پانے کے لئے جو ہتھیار انہیں دیا جاتا ہے اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعات کے ضمن میں کیا ہے جب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون جیسے جابر بادشاہ کے پاس جانے اور اس سے بنی اسرائیل کی رہائی کے معاملہ میں بات کرنے کا حکم دیا تو حضرت موسیٰؑ بہت فکرمند ہوئے وہ جانتے تھے کہ فرعون صاحب اقتدار اور بہت ہی سرکش اور ظالم بادشاہ ہے وہ ان کی بات سنکر بہت غضبناک ہوگا اور نہ معلوم ان کا کیا حشر کرے۔ حضرت موسیٰؑ کا خدشہ اپنی جگہ بجا تھا لیکن خدائی حکم کی تعمیل بھی ضروری تھی۔ انہوں نے اپنے بھائی ہارون کو ساتھ لے جانے کی اجازت طلب کی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ہارون کو بھی ماموریت کے مقام پر فائز کرکے انہیں ساتھ لے جانے کی اجازت مرحمت فرمائی اور پھر دونوں کو مخاطب کرکے فرمایا:۔

قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِآيَاتِنَا إِنَّا مَعَكُم مُّسْتَمِعُونَ ۝
فَأْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُولَا إِنَّا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝
أَنْ أَرْسِلْ مَعَنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ ۝

(الشعراء آیات ۱۶ تا ۱۸)

فرمایا ہرگز نہیں (یعنی گھبرانے کی ضرورت نہیں) تم دونوں ہماری آیتیں لے کر چلے جاؤ۔ ہم تمہارے (اور تمہارے ساتھیوں کے) ساتھ ہونگے اور (تمہاری دعاؤں کو) سنتے رہیں گے۔ پس فرعون کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم رب العالمین (خدا) کے بھیجے ہوئے ہیں (اور اس سے کہو) کہ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے آیاتِ بینات اور اپنی معیت کے علاوہ جس خاص ہتھیار کا ذکر کیا ہے وہ ہے دعا۔ خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کو مخاطب کرکے فرمایا۔ فرعون کتنا ہی با اختیار اور ظالم و جابر کیوں نہ ہو تم دعائیں کرکرکے میری معیت حاصل کرتے چلے جاؤ میں تمہارے لئے ہر مشکل کو آسان کر دکھاؤں گا۔ فرعون کا اختیار اور اس کا ظلم و ستم اس کے کام نہ آئے گا اور تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر رہو گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا فرعون اور اس کا لاؤ لشکر دریا میں غرق ہو کر رہا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر بحفاظت دریا سے پار اتر گئے۔

حقیقت یہی ہے کہ خدائی جماعتوں کا واحد سہارا ان کا مجیب اور قادر مطلق خدا ہی ہوتا ہے اور ان کا عجز دعا کے اور کوئی ہتھیار نہیں ہوتا۔ وہ اپنے قادر و عزیز خدا کے حضور مخالفوں کی پیدا کردہ مشکلات کے ازالہ کے لئے خشوع و خضوع سے دعائیں کرتے چلے جاتے ہیں اور خدائے قادر و عزیز انہیں قبول کرکے اپنی معجزانہ تائید و نصرت کے وعدوں کو پورا کرتا چلا جاتا ہے۔ خدائی جماعتیں اسی طریق پر صبر اور دعاؤں کے ذریعہ مشکلات پر قابو پاتے ہوئے رفتہ رفتہ ترقی کرتی چلی جاتی ہیں اور بالآخر پُر درد اور پُر سوز دعاؤں کے ذریعہ ہی حق کے کامل غلبہ کے آخری مقصد میں کامیاب ہو کر رہتی ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جملہ مامورین الٰہی پر آنے والی قوموں کے انتہا درجہ کے مظالم کا ذکر کرنے کے بعد بتایا ہے کہ بالآخر ہر مامور من اللہ اور اس کے کمزور اور بے بضاعت ساتھیوں نے خدائی حکم کے تحت حتمی فیصلہ کے لئے بھی کمال تضرع اور عاجزی سے دعا کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے انتہائی طاقتور اور جابر و ظالم مخالفین ناکام و نامراد ہو کر رہے اور حق کے حتمی اور کامل غلبہ کو روکنے میں وہ کامیاب نہیں ہو سکے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاسْتَفْتَحُوا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ۝

(ابراھیم آیت ۱۶)

اور انہوں نے اپنی فتح کیلئے دعا کی اور (نتیجہ یہ ہوا کہ) ہر ایک سرکش اور حق کا دشمن ناکام رہا۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود (اللہ کی سلامتی ہو آپ پر) اس آیۂ کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ سنت اللہ ہے کہ مامور من اللہ ستائے جاتے ہیں، دُکھ دیئے جاتے ہیں، مشکل پر مشکل ان کے سامنے آتی ہے، نہ اس لئے کہ وہ ہلاک ہو جاویں بلکہ اس لئے کہ (صبر اور دعاؤں کے ذریعہ) نصرتِ الٰہی کو جذب کریں۔ یہی وجہ تھی کہ آپ (یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم) کی مکی زندگی کا زمانہ مدنی زندگی کے مقابل دراز ہے۔ چنانچہ مکہ میں تیرہ برس گزرے اور مدینہ میں دس برس۔ جیسا کہ اس آیت سے پایا جاتا ہے ہر نبی اور مامور من اللہ کے ساتھ یہی ہوا ہے کہ اوائل میں دُکھ دیا گیا۔ مکار، فریبی، دکاندار اور کیا کیا کہا گیا ہے، کوئی بُرا نام نہیں ہوتا جو ان کا نہیں رکھا جاتا۔ وہ نبی اور مامور ہر ایک بات کی برداشت کرتے اور ہر دکھ کو سہہ لیتے ہیں لیکن جب انتہا ہو جاتی ہے تو پھر بنی نوع انسان کی ہمدردی کے لئے دوسری قوت ظہور پکڑتی ہے۔ اسی طرح پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہر قسم کا دکھ دیا گیا ہے اور ہر قسم کا بُرا نام آپ کا رکھا گیا ہے آخر آپ کی توجہ نے زور مارا اور وہ انتہاء تک پہنچی جیسا کہ اِسْتَفْتَحُوا سے پایا جاتا ہے اور نتیجہ یہ ہوا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ۔ تمام شریروں اور شرارتوں کا منصوبہ کرنے والوں کا خاتمہ ہو گیا۔ یہ توجہ مخالفوں کی شرارتوں کے انتہا پر ہوتی ہے کیونکہ اگر اوّل ہی ہو تو پھر خاتمہ ہو جاتا ہے!! مکی زندگی میں حضرت احدیت کے حضور گرتا اور چلاتا تھا اور وہ اس حالت تک پہنچ چکا تھا کہ دیکھنے والوں اور سننے والوں کے بدن پر لرزہ پڑ جاتا ہے مگر آخر مدنی زندگی کے جلال کو دیکھو کہ وہ جو شرارتوں میں سرگرم اور قتل اور اخراج کے منصوبوں میں مصروف رہتے تھے سب کے سب ہلاک ہوئے اور باقیوں کو اس کے حضور عاجزی اور منت کے ساتھ اپنی خطاؤں کا اقرار کرکے معافی مانگنی پڑی۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۷۹، ۱۸۰)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلی قسط:

ہمتوں کا سفر

حصولِ علم کی راہ میں مصائب و شدائد

اور

بزرگانِ سلف کے حیرت انگیز نمونے

مکرم عبدالسمیع خان صاحب ربوہ

ایک دانا نے بیان کیا کہ ہندوستان میں ایک ایسا درخت ہے کہ جو شخص ایک بار اس کا میوہ کھالے وہ نہ کبھی بوڑھا ہوتا ہے اور نہ مرتا ہے۔ ایک بادشاہ نے ایک راستباز آدمی سے یہ تمثیل سن کر اس کو سچ سمجھ لیا اور اس درخت اور اس کے پھل کا مشتاق ہوگیا۔ اس نے اپنے وزیروں میں سے ایک زیرک وزیر کو قاصد بنا کر اس درخت کی تلاش میں ہندوستان روانہ کیا۔ اس قاصد نے اس درخت کی تلاش میں ہندوستان کا چپہ چپہ چھان مارا۔ کوئی شہر جزیرہ، پہاڑ اور جنگل ایسا نہ تھا جہاں وہ نہ گیا ہو۔ جس سے وہ اس درخت کا پتہ پوچھتا وہ اس کا تمسخر اڑاتا اور کہتا کہ ایسے درخت کی جستجو تو وہی کرے گا جو عقل و خرد سے عاری ہوچکا ہو۔ اور پاگل خانے میں بھیجے جانے کے لائق ہو۔ بعض ایسے بھی تھے جو اس کے استفسار پر ہنسی ہنسی میں اس کو تھپڑ رسید کرنے سے بھی گریز نہ کرتے تھے۔

مگر کچھ لوگ اسے کہتے تھے کہ تیرے جیسے روشن ضمیر اور ہوشیار آدمی کی کوشش بھلا کب رائیگاں جاسکتی ہے۔ تو ضرور اپنی جستجو میں کامیاب ہوگا۔ بعض ستم ظریف اسے بتاتے کہ کبھی فلاں جگہ ایک ایسا ہی عظیم الشان درخت تھا۔ لیکن اب اس کا پتہ نہیں۔ تاہم فلاں جنگل میں ایک ہرا بھرا درخت موجود ہے۔ جس کا تنا بہت بلند اور ہولناک ہے اور اس کی شاخیں بہت موٹی اور سخت ہیں آپ ضرور وہاں جائیں۔

قاصد کو تو کسی جگہ جانے سے عار نہ تھی۔ مگر مشکل یہ تھی کہ کسی کو صحیح پتہ معلوم نہیں تھا۔ جتنے منہ اتنی باتیں۔ اصل میں سب اس سے دل لگی کرتے تھے مگر وہ بھی اپنی دھن کا پکا تھا اس درخت کی تلاش ترک نہ کی اور بادشاہ بھی اس کو برابر خرچ بھیجتا رہا۔

جب کئی برس اسی طرح گزر گئے اور گوہر مقصود ہاتھ نہ آیا تو قاصد بے چارا مایوس ہوگیا اور بصد حسرت و یاس وطن کو واپس چل پڑا۔ چلتے چلتے اس کا گزر ایک ایسے مقام سے ہوا جہاں ایک خدا رسیدہ بزرگ رہتے تھے۔ ان کے علم و فضل اور کشف و کرامات کا بڑا چرچا تھا۔ قاصد نے دل میں سوچا کہ مجھے اس بزرگ کی خدمت میں جانا چاہیئے۔ ہوسکتا ہے کہ ان کے در سے مجھے گوہر مقصود مل جائے اور میں ان کی دعا سے صحیح سمت میں چلنے لگوں۔ یہ سوچ کر وہ روتا ہوا شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے رحم اور شفقت کا طالب ہوا۔ بزرگ نے پوچھا تو اتنا ناامید کیوں ہے اور تجھے کیا شے درکار ہے؟

قاصد نے سب ماجرا کہہ سنایا اور اپنی ساری محنت و مشقت کا ذکر کیا۔ مگر یہ سن کر وہ بزرگ ہنس پڑے اور فرمایا۔ اے سادہ دل دانا۔ یہ تو علم کا درخت ہے جو بڑا بلند، بڑا ٹھوس اور بڑے پھیلاؤ والا ہے۔ وہ حق تعالیٰ کی رحمت کے بحرِ بیکراں سے نکلا ہوا آبِ حیات کا سرچشمہ ہے۔ سنو! علم کے کئی نام ہیں کبھی اس کو درخت کا نام دیتے ہیں کبھی آفتاب کا اور کبھی سمندر کا غرض علم وہ شے ہے جس کی لاکھوں صفات ہیں اور ان میں ایک بہت بڑی صفت علم کی بدولت حیاتِ جاوداں کا حصول ہے۔

حضرت مولانا رومیؒ کی بیان کردہ یہ حکایت محض ایک فرضی قصہ نہیں۔ ایک زندہ حقیقت ہے۔ علم ہی تو ہے جو انسان کو حیاتِ جاوداں عطا کرتا ہے۔ فلک بوس عمارتیں زمین بوس ہو جاتی ہیں۔ بڑے بلند درخت جڑوں سے اکھڑ جاتے ہیں۔ وسیع و عریض آبادیوں کے نشان مٹ جاتے ہیں۔ جابر و قاہر انسان سینکڑوں من مٹی کے نیچے دب جاتے ہیں اور بھلا دیئے جاتے ہیں مگر علم انسان کو وہ عظمت عطا کرتا ہے کہ صاحبِ علم انسان ہمیشہ عزت اور فخر سے یاد کیا جاتا ہے۔ علم کے خزانے کبھی کم نہیں ہوتے۔ بلکہ خرچ کرنے سے فزوں تر ہوتے ہیں۔ علم ہی کی بدولت انسان مسجودِ ملائک بنا اور اسے تمام مخلوقات سے اشرف قرار دیا گیا۔

مگر یہ لعلِ بے بہا اور درِ نایاب حفت میں ہاتھ نہیں آتا۔ اس کے لئے جان مارنی پڑتی ہے۔ روح کو پگھلانا اور جسم کو بے آرام کرنا پڑتا ہے۔ دل کا اخلاص اور محنت و مشقت اس جدوجہد کے بنیادی ہتھیار ہیں اور پھر وہ علوم جو خالص سچائی پر مبنی ہوں یعنی روحانی علوم۔ ان کے لئے تو معمول سے زیادہ کاوش کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ جھوٹ اور دھوکہ کے ساتھ ان کا ملاپ نہیں ہوسکتا۔ بلکہ تقویٰ کا پانی ان کے پودوں کو سرسبز و شاداب اور بلند تر اور ثمر آور کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ۔" (البقرہ: ۲۸۳)

یعنی تم اللہ کا تقویٰ کا اختیار کرو تو اللہ تمہیں ضرور علم سکھائے گا۔

اور جو لوگ یہ گر سیکھ لیں اور قربانیاں دینے کے عادی ہوں ان کو بامِ عروج پر پہنچنے سے کون روک سکتا ہے۔ قرونِ اولیٰ میں دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فدائیوں نے علم کے میدان میں جو نہ بجھنے والے چراغ روشن کئے ان کے پیچھے۔ یہی فلسفہ کام کر رہا تھا۔ ان کے چھوڑے ہوئے نقوش آج بھی اسی طرح تابندہ ہیں جیسے وہ مدتوں سے جگمگا رہے تھے۔

ان کی عظیم اور لافانی کامیابیوں کا تذکرہ حالی نے یوں کیا ہے: ؎

"لئے علم و فن ان سے نصرانیوں نے
کیا کسبِ اخلاق روحانیوں نے
ادب ان سے سیکھا صفاہانیوں نے
کہا بڑھ کے لبیک یزدانیوں نے
ہر اک دل سے رشتہ جہالت کا توڑا
کوئی گھر نہ دنیا میں تاریک چھوڑا"

وہ آسمانِ علم کے ستارے تھے۔ اس لئے کہ انھوں نے اس راہ میں گردِ سفر کو۔ چہرے کا غازہ سمجھا۔ اور خاردار کانٹوں کو چوم کر قبول کیا۔ انھوں نے حصولِ علم کی راہ میں کسی صعوبت کی پرواہ نہ کی۔ مگر پھر یہ تاج فرزندانِ توحید سے چھن گیا۔ کیونکہ وہ سست اور کاہل ہوگئے۔ انھوں نے تفکر اور تدبر کی راہیں بند کردیں۔ اور معمولی تکالیف انھیں مصائب کا پہاڑ نظر آنے لگیں۔ تب ثریا نے انھیں آسمان سے زمین پر دے مارا۔ ؎

"وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا۔"

اب جبکہ دین حق کے غلبہ و سربلندی کا دور ہے تو اسلاف کے ان نمونوں کو پھر زندگی عطا کرنے کی ضرورت ہے۔ کتنی راہیں آج بھی دعوتِ عمل دے رہی ہیں۔ اس مضمون میں ایسے ہی قابلِ تقلید نمونوں کا ذکر ہے۔ اور یہ تو مشتے از خروارے والی بات ہے۔ ورنہ عزم و عمل کے یہ دلکش نظارے تا حدِ نظر پھیلے ہوئے ہیں۔

صحابہ کرامؓ کا بے پایاں ولولہ:

مصائب و آلام سے معمور رستوں کے اس سفر کا آغاز صحابہ کرامؓ سے ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اقلیمِ علم کے بادشاہ تھے۔ اور آپؐ کے ابتدائی مخاطبین امی، محض تھے۔ انھوں نے اس علم کے بحرِ ذخار کی جس طرح قدر کی۔ وہ تاریخ کا بہت روشن باب ہے۔ صحابہؓ سب کچھ لٹا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے اور جو کچھ پاس رہ جاتا یا جو کماتے وہ دین کی خدمت کے لئے پیش کردیتے مگر یہ ظاہری ناداری اور دنیاوی مال و منال سے محرومی انھیں روحانی علوم کے خزانے عطا کرتی چلی گئی۔ جس کی متابعت میں دنیا کے تمام علوم و فنون کچے دھاگے سے بندھے چلے آئے۔

یوں تو تمام صحابہؓ ہی اس علم کے دلدادہ تھے۔ مگر آیئے صحابہؓ کے سب سے نادار طبقے اصحابِ الصفہؓ کی بات کریں۔ وہ کن جاں جوکھوں سے علمِ رسولؐ کے وارث بن رہے ہیں۔ مگر پہلے اس معلم کا ذکر ہوجائے جو ساری دنیا کا استاد بنایا گیا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:۔

"ایک روز میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اصحابِ صفہ کو پڑھا رہے ہیں۔ اور آپؐ کے شکمِ مبارک پر بھوک کی وجہ سے پتھر کا ٹکڑا بندھا ہوا ہے تاکہ اس کی وجہ سے کمر سیدھی کرسکیں۔"

(حلیۃ الاولیاء جلد اوّل صفحہ ۳۴۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصحاب صفہ کی حالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ بہتر نہ تھی۔ یہ لوگ نہایت نادار اور مفلس تھے اور اسباب کچھ چھوڑ کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے در پر دھونی رما کر بیٹھ گئے تھے۔ جہاں تک ممکن ہوتا حضورؐ سے فیض پاتے۔ مگر آسمانی علم کے شیدا تھے اس لئے دوسروں سے بھی سیکھتے رہتے لکھا ہے اصحابؓ صفہ میں سے کچھ لوگ دن کو میٹھا پینے کا پانی بھر لاتے۔ بعض جنگل سے لکڑیاں چن کر لاتے اور ان کو بیچ کر جو آمدنی ہوتی اس سے کھانے پینے کا سامان کرتے۔ لیکن اس مصروفیت کی وجہ سے ان کو دن میں تعلیم حاصل کرنے کا موقع نہیں ملتا تھا۔ اس بنا پر انہوں نے تعلیم کا وقت رات کو مقرر کر لیا تھا۔ مسند احمد بن حنبل میں ہے کہ:۔

جب رات ہو جاتی تھی تو یہ لوگ ایک معلم کے پاس جاتے تھے اور صبح تک پڑھتے تھے اور دن کو پھر مزدوری یا تجارت کر کے روزی کماتے تھے۔

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب ثبوت الجنۃ للشہید اور مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۱۳۷)

سارا دن مزدوری کر کے رات حصول علم اور عبادت الٰہی میں گذارنا کوئی معمولی کام نہیں۔ یہ واقعہ اس گہری شیفتگیٔ علم پر دلالت کرتا ہے جو صحابہؓ کے دلوں میں موجود تھی۔ ان اصحابؓ صفہ میں سے ایک بہت نمایاں نام حضرت ابو ہریرہؓ کا ہے۔ وہ اپنے حصول علم کی داستان یوں بیان کرتے ہیں:۔

"میرے بھائی مہاجرین تجارت میں اور انصار کھیتی باڑی میں مصروف رہتے تھے۔ لیکن میں مسکین صفہ کا ایک فرد تھا۔ اس لئے ہر وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتا تھا۔ اس بناء پر جب وہ لوگ غائب ہوتے تھے تو میں حضورؐ کی خدمت میں موجود رہتا تھا اور جب یہ لوگ بھولتے تھے تو میں یاد کیا کرتا تھا۔"

(بخاری کتاب البیوع باب فی قول اللہ فاذا قضیت الصلوۃ)

اس داستان کی مزید تفصیل بھی انہی کی زبان سے سنیں:۔

"میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں سننے کے لئے مسجد نبویؐ میں پڑا رہتا تھا اور کسی وقت بھی مسجد سے دور جانا اس لئے پسند نہ کرتا تھا کہ شائد کسی وقت حضورؐ آجائیں اور میں نہ ہوں تو میں حضورؐ کا ارشاد سننے سے محروم رہ جاؤں گا۔ اس حال میں بعض اوقات یہ حالت ہو جاتی کہ بھوک کے مارے میرے منہ سے بات نہیں نکل سکتی تھی اور اسی حال میں سات سات وقت فاقے گزر جاتے پھر بعض اوقات فاقہ سے میری یہ حالت ہو جاتی تھی کہ میں بے ہوش ہو کر گر جاتا تھا۔ لوگ سمجھتے تھے کہ مجھے مرگی ہو گئی ہے۔ عرب میں یہ قاعدہ تھا کہ مرگی والے کو جوتے مارے جاتے تھے تاکہ اسے ہوش آجائے۔ چنانچہ میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہوتا اور لوگ نہیں سمجھتے تھے کہ میں تو بھوک کی وجہ سے بیہوش ہوں۔"

(صحیح بخاری کتاب الاعتصام باب ماذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

ایسے بے نفس اور شیدا ان نوں کے دل کیوں علم کے نور سے لبریز نہ ہوں۔ چنانچہ صحابہؓ میں سے سب سے زیادہ روایات انہی سے مروی ہیں۔ مگر اسی پر بس نہیں جب خدا علم دیتا ہے تو اس کی حفاظت کا فکر دامن گیر ہو جاتا ہے تو صحابہؓ بڑے تعہد سے اسے محفوظ رکھتے ہیں۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں رات کے تین حصے کرتا ہوں۔ ایک میں سوتا ہوں۔ ایک میں نماز پڑھتا ہوں اور ایک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث یاد کیا کرتا ہوں۔

(مسند دارمی باب العمل بالعلم)

حدیث رسولؐ کی خاطر رات اور دن ایک کر دینے کے واقعات سے تاریخ بھری پڑی ہے

راتوں کو جاگ جاگ کر:۔

صحابہؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کا علم حاصل کرنے کی ایسی دھن تھی کہ راتوں کو جاگ جاگ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتے تھے۔

ام المومنین حضرت میمونہؓ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی خالہ تھیں۔ وہ ان کے بارے میں اس غرض رات گذارے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز شب کی کیفیت ملاحظہ کریں۔

(ابوداؤد کتاب الصلوۃ باب فی صلوۃ اللیل)

ایک بار حضرت زید بن خالدؓ آستانہ مبارک پر ٹیک لگا کر بیٹھے رہے اور آپؐ کی نماز شب کی پوری کیفیت ملاحظہ کی۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الصلوۃ)

حضرت نعمان بن منذر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی عمر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں صرف آٹھ سال کی تھی۔ لیکن حضورؐ کے حالات کا بغور مطالعہ کرتے رہتے تھے اور انہیں یاد رکھتے تھے۔ منبر کے بالکل قریب بیٹھ کر وعظ سنتے تھے۔ ایک مرتبہ دعوے سے فرمایا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رات کی نماز کے متعلق اکثر صحابہؓ کی نسبت زیادہ واقفیت رکھتا ہوں)

(بحوالہ مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے صفحہ ۷۸)

عورتوں کے لئے تو گھروں سے باہر نکل کر علم حاصل کرنا مشکل ہوتا تھا۔ مگر صحابیاتؓ یہ پسند نہ کرتی تھیں کہ وہ اس میدان میں مردوں سے پیچھے رہ جائیں۔ چنانچہ ایک دفعہ صحابیاتؓ نے مل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ مرد تو روز آپؐ سے دین کی باتیں سنتے ہیں ہمارے لئے بھی کوئی دن مقرر کیا جائے جب آپؐ ہم سے خطاب فرمائیں چنانچہ حضورؐ نے دن معین کر دیا اور عورتوں کو نصائح فرمائیں۔

(بخاری کتاب العلم۔ باب ھل یجعل للنساء یوم علی حدۃ)

طویل انتظار کے بعد:۔

بعض اوقات طالب علم اپنے استاد سے کچھ پوچھنا چاہتا ہے۔ مگر احترام و ادب استاد کی وجہ سے یا مناسب موقع نہ ملنے کی وجہ سے پوچھ نہیں سکتا۔ ہمارے بزرگوں کے ساتھ بھی یہ واقعات پیش آتے تھے۔ لیکن وہ بددل ہو کر چھوڑ نہ دیتے بلکہ مناسب موقعہ کی تلاش میں رہتے خواہ مدتوں انتظار کرنا پڑتا۔

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ، گناہ و ثواب کی حقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرنا چاہتے تھے مگر موقع نہ ملا انہوں نے پورا ایک سال مزید مدینہ میں قیام کیا اور حضورؐ سے جواب لے کر واپس گئے۔ (صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"میں ایک سال تک انتظار کرتا رہا میں ارادہ کر رہا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث پوچھوں مگر ان کے رعب کی وجہ سے جرأت نہ کر سکا۔ یہاں تک کہ حج یا عمرہ کے موقع پر مرالظہران کی گہرائی میں واقعہ درختوں میں وہ کسی وجہ سے پیچھے رہ گئے۔ میں تو موقعہ کی تلاش میں تھا۔ تنہائی میسر آئی تو میں نے عرض کیا اے امیر المومنین میں دو سال سے ارادہ کر رہا ہوں کہ آپ سے ایک حدیث پوچھوں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ پوچھو اگر میرے علم میں ہوگی تو میں ضرور بتا دوں گا۔"

(بخاری کتاب التفسیر۔ سورۃ التحریم)

حضرت ابو قلابہؓ کہتے ہیں کہ میں مدینہ میں آیا۔ تو اپنے کاموں سے فارغ ہونے کے بعد تین دن مزید ٹھہرا صرف اس مقصد سے کہ ایک صحابیؓ کی آمد متوقع تھی جو احادیث بیان کرتے تھے۔ چنانچہ جب وہ آئے تو میں نے ان سے فیض پایا۔

(مسند دارمی۔ باب الرحلۃ فی طلب العلم)

دوریاں ختم کر دیں:۔

جو صحابہؓ مدینہ سے باہر رہتے تھے انہوں نے ایسا انتظام کیا ہوا تھا کہ حضورؐ کے تازہ ارشادات ان تک پہنچتے رہیں۔

حضرت عمرؓ کی رہائش "عوالی" میں تھی جو مدینہ سے کسی قدر دور ہے مصروفیات کی بناء پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں روزانہ حاضر ہونا ممکن نہ تھا تاہم آپ نے اپنے ایک پڑوسی کے ساتھ مل کر یہ معمول بنا لیا تھا کہ ایک روز خود حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے دوسرے روز اپنے پڑوسی حضرت عتبان بن مالکؓ کو بھیجتے تھے اور دونوں ایک دوسرے کو دربار نبوت کی خبریں پہنچاتے تھے۔

(صحیح بخاری کتاب العلم باب التناوب فی العلم)

مدینہ سے دور رہنے والے مسلمان قبائل اپنے میں سے بعض کو نمائندہ بنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بھیجا کرتے تھے جو دربار رسالت میں کچھ عرصہ رہ کر تعلیم دین حاصل کر کے اور پھر واپس جا کر اپنے قبیلہ کو سکھاتے تھے اور اس آیت کی عملی تفسیر پیش کرتے تھے۔

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ۔

(التوبہ: ۱۲۲)

کہ مومنوں کے لئے یہ تو ممکن نہ تھا کہ وہ سب کے سب اکٹھے ہو کر تعلیم دین کے لئے نکل پڑیں۔ پس کیوں نہ ہو، کہ ان کی جماعت میں سے ایک گروہ نکل پڑتا تاکہ وہ دین پوری طرح سیکھتے اور اپنی قوم کو واپس لوٹ کر بے دینی سے ہوشیار کرتے تاکہ وہ گمراہی سے ڈرنے لگیں۔

صحابہؓ کرام نے اس پر بھرپور عمل کیا بے شمار وفود حضورؐ کی خدمت میں یکے بعد دیگرے حاضر ہوئے۔ سب کا تذکرہ تو اس مضمون میں ناممکن ہے صرف چند ایک کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

بحرین سے قبیلہ عبدالقیس کا وفد حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ ہم ایک طویل مسافت طے کر کے آئے ہیں درمیان میں ہر طرف کفار پھیلے پڑے ہیں اس لئے ہم سوائے حرمت والے چار مہینوں کے حاضر خدمت نہیں ہو سکتے آپ ہم کو وہ احکام سکھائیں جن کی تعلیم ہم واپس جا کر اپنی قوم کو دیں۔

(بخاری کتاب العلم باب تحریض النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

حضرت مالکؓ بن حویرث کہتے ہیں کہ:۔

میں اپنے قبیلے کے کچھ لوگوں کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں علم دین سیکھنے کے لئے حاضر ہوا۔ ہم مدینہ میں بیس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دن ٹھہرے۔ حضورؐ بہت ہی مہربان اور پیارے وجود تھے آپؐ نے جب دیکھا کہ ہم اداس ہو رہے ہیں تو حضورؐ نے ہمیں نصائح فرما کر واپس جانے کی اجازت دے دی۔

(بخاری۔ کتاب الاذان باب لیؤذن فی السفر)

قبیلہ بنو سعد کی طرف سے حضرت ضمام بن ثعلبہؓ آئے اور نماز اور روزہ وغیرہ کے متعلق چند سوالات کر کے کہا کہ میں اپنی قوم کی طرف سے قاصد بن کر آیا ہوں۔ مجھے کچھ تعلیم دیجئے

(بخاری کتاب العلم باب القراءۃ)

جو لوگ ان وفود میں آتے تھے انہیں بعض اوقات یہ مسئلہ بھی پیش آتا تھا کہ ہمارے سامان اور سواریوں کی حفاظت کون کرے جو شخص اس کام کا ذمہ لیتا اس کا طرز عمل کیا ہوتا تھا۔ دو واقعات ملاحظہ ہوں۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بارہ سواروں کے ساتھ مدینہ آیا میرے رفیقوں نے کہا کہ ہمارے اونٹوں کو کون چرائے گا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر علم حاصل کریں اور واپس آ کر اسے سب کچھ بتا دیں۔

میں نے اونٹوں کا خیال رکھنے کا کام اپنے ذمہ لیا اور کئی دن تک یہ کام انجام دیتا رہا۔

پھر میں نے دل میں سوچا کہ یہ تو گھاٹے کا سودا ہے میرے ساتھی حضورؐ سے وہ کچھ سیکھ لیں گے جو میں نے نہیں سیکھا۔ چنانچہ بے قرار ہو کر ایک روز میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ کی پاک مجلس میں شامل ہوا۔

(حلیۃ الاولیاء جلد ۹ صفحہ ۳۰۷)

حضرت عثمان بن ابی العاصؓ فرماتے ہیں کہ:۔ ثقیف کے وفد کے ہمراہ میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضورؐ سے ملاقات سے پہلے ہم نے کپڑے بدلے تو میرے رفیقوں نے کہا ہماری سواریوں کو کون تھامے گا؟ میں سب سے چھوٹا تھا اس لئے میں نے اس شرط پر پیچھے رہنا منظور کیا کہ بعد میں وہ میری سواری کا خیال رکھیں گے اور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گا۔

(مجمع الزوائد۔ کتاب المناقب)

ربوہ کو خوبصورت بنائیں

اپنے پیارے امام کی مبارک خواہش کی تکمیل میں ربوہ کو سرسبز و شاداب بنانے کی تحریک میں بھرپور حصہ لیں اور اس برسات کے موسم سے کما حقہٗ فائدہ اٹھائیں۔ (گلشن احمد نرسری) سے پودوں کی درج ذیل اقسام ارزاں قیمت پر دستیاب ہیں:

شیشم، سرس، سفیدہ، جامن، مکوما، کنیر، سیمل، سکھ چین، ایپل ایپل، گرمھل، نیم، بکین، انجیر، توت، انار وغیرہ۔

صدرانِ کرام محلہ اور زعماء صاحبان سے گزارش ہے کہ یکم اگست تا ۱۵ ستمبر اپنے اپنے محلہ میں فعال اور مؤثر سعی کے ذریعہ گھروں۔ گلیوں اور ماحول میں ایک ترتیب کے ساتھ پودے لگائیں۔ تا ربوہ سرسبزی و شادابی کے لحاظ سے ایک معیاری شہر قرار پائے۔

(سیکرٹری تزئین ربوہ کمیٹی)

جس قدر جلد نیکی میں حصہ لے سکو لے لو

قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر فرماتے ہیں:۔

"تمہیں کوشش کرنا چاہیئے کہ تم نیکی میں سب سے پہلے حصہ لینے والے بنو اور اگر تم کسی وجہ سے پہلے حصہ لینے والوں میں نہ آ سکو تو کوشش کرو کہ درمیانی درجہ تمہیں میسر آ جائے اگر تم درمیان میں بھی شامل نہ ہو سکو تو اس کے بعد جس قدر جلد نیکی میں حصہ لے سکو لے لو اور کم از کم تم یہ کوشش کرو کہ تم آخری آدمی مت بنو"

تحریک جدید کے سال ختم ہونے میں ۳ ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے مجاہدین تحریک جدید اپنے وعدہ کی جلد ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (وکیل المال۔ اوّل)

بجٹ کیلئے اعلان

شعبہ مال کے نو ماہی جائزہ سے معلوم ہوا ہے کہ بہت کم بجٹ کی طرف سے چندہ اجتماع بجٹ اور ممبری ناصرات موصول ہوا ہے۔ براہ کرم تمام ایسی بجٹ جنہوں نے ابھی تک یہ چندہ جات نہیں بھجوائے۔ اس طرف خصوصی توجہ دے کر جلد از جلد مرکز بھجوانے کی کوشش کریں۔ تا جلد بجٹ پورا کیا جا سکے۔ (سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تم جاؤ اور گورنر سے کہہ دو کہ

میرے خدا نے تمہارے خدا کو آج رات مار ڈالا ہے

یمن کا گورنر ایران کے بادشاہ کے حکم کے ماتحت آپؐ کو گرفتار کرنے کے لئے اپنے آدمی بھجواتا ہے۔ یہودیوں نے اس کے پاس شکایت کی تھی کہ عرب میں یہ ایک نئی حکومت بن رہی ہے جو آپ کے لئے پریشانی کا موجب ہوگی۔ بادشاہ بے وقوف تھا اس نے یمن کے گورنر کو پیغام بھجوایا کہ میں نے سنا ہے عرب میں ایک مدعی نبوت کھڑا ہوا ہے اُسے فوراً گرفتار کر کے میرے پاس بھجوائے وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا کہ اس ہمارے بادشاہ نے گورنر یمن کے نام حکم بھیجا تھا۔ جس پر گورنر نے ہمیں آپؐ کی طرف بھجوایا ہے۔ آپؐ ہمارے ساتھ چلیں۔ معلوم ہوتا ہے بادشاہ کو کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے۔ چنانچہ گورنر نے ہمیں کہا ہے کہ ہم آپؐ کو یہ بھی کہدیں کہ میں آپؐ کے متعلق بادشاہ کی خدمت میں سفارش کروں گا اور لکھوں گا کہ آپ کے پاس غلط رپورٹ پہنچی ہے۔ اس شخص سے ملک کے امن کو کوئی خطرہ نہیں۔ آپؐ نے فرمایا ٹھہرو میں اللہ تعالےٰ سے دعا کر لوں دوسرے دن وہ پھر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے فرمایا ابھی کچھ اور ٹھہرو میں دعا کر رہا ہوں۔ تیسرے دن وہ پھر آئے تو آپؐ نے فرمایا ابھی کچھ اور ٹھہرو میں دعا کر رہا ہوں۔ چوتھے دن وہ پھر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا کہ آپؐ اپنا فیصلہ سنائیے آپؐ نے فرمایا:۔

"تم جاؤ اور گورنر سے کہہ دو کہ میرے خدا نے تمہارے خدا کو آج رات مار ڈالا ہے۔"

انہوں نے کہا جناب ایک بار پھر سوچ لیجئے اس کا نتیجہ ملک عرب کے لئے اچھا نہیں ہوگا۔ یہاں سخت تباہی واقع ہوگی اور ملک عرب کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے گی۔ آپؐ ہمارے ساتھ چلیں۔ گورنر نے وعدہ کیا ہے کہ وہ آپؐ کی سفارش کر دے گا اور آپؐ کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔

آپؐ نے فرمایا جاؤ میں نے جو کچھ کہا ہے اپنے گورنر سے کہہ دو کہ میرے خدا نے آج رات تمہارے خدا کو مار دیا ہے۔ اس پر وہ واپس چلے گئے اور انہوں نے گورنر کو یہ جواب سنا دیا۔ اس نے جواب سُن کر کہا کہ یہ شخص (نعوذ باللہ من ذالک) پاگل ہے یا پھر واقعہ میں اللہ تعالےٰ کا نبی ہے کسی دوسرے کے منہ سے ایسی بات نہیں نکل سکتی چودہ پندرہ دن گذرے تو ایک شاہی جہاز کے آنے کی اطلاع ملی۔ گورنر نے اپنے سیکرٹری استقبال کے لئے بھیجے۔ جب سفیر گورنر یمن کے پاس پہنچا اور اسے خط پیش کیا تو جیسے ایرانی دستور تھا اس نے ادب کے ساتھ اس خط کو چوما۔ گو جب مہر دیکھی تو چونکہ وہ دوسرے بادشاہ کی تھی۔ اس نے اپنے درباریوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا وہ بات ٹھیک معلوم ہوتی ہے جو عرب کے نبی نے کہی تھی۔ پھر اس نے خط کھولا تو اس کے اندر یہ الفاظ تھے۔ جو شاہ ایران کے بیٹے کی طرف سے تھے۔ کہ

"ہم تمہیں حکم دیتے ہیں کہ حکومت کے تمام آفیسرز سے ہماری اطاعت کا عہد لو اور ہم تم کو اطلاع دیتے ہیں کہ ہم نے فلاں تاریخ کو اُن ظلموں کی وجہ سے جو بادشاہ کر رہا تھا اُسے مار ڈالا ہے اور اب ہم خود بادشاہ ہیں اور ضروری ہے کہ ہماری اطاعت کا عہد لیا جائے"

اس کے بعد اس نے لکھا:۔

"ہمارے باپ نے جو ظالمانہ احکام دیئے تھے ان میں سے ایک حکم عرب کے ایک مدعی نبوت کے متعلق بھی تھا کہ اُسے گرفتار کر کے ہمارے پاس بھجوایا جائے ہم اس حکم کو منسوخ کرتے ہیں۔ اب اس کی تعمیل کی ضرورت نہیں۔"

جب اس نے تاریخ دیکھی تو وہ وہی تاریخ تھی جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ ہمارے خدا نے تمہارے خدا کو آج رات مار ڈالا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد ہشتم جزء چہارم حصہ سوم صفحہ ۲۷۹، صفحہ ۲۸۰)۔

(مرسلہ:۔ مکرم چوہدری صفدر نذیر صاحب گولیکی۔ مربی سلسلہ احمدیہ۔ لیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگاں:

چوہدری عبدالحمید صاحب مرحوم آف محراب پور

مکرم چوہدری نذر محمد نذیر گوندلی، دفتر جلسہ سالانہ ربوہ

مرحوم چوہدری عبدالحمید سے اس عاجز کا تعارف ۱۹۶۰/۱۹۶۱ میں اس وقت ہوا جب مرحوم کالج میں طالب علم تھے اور یہ عاجز بوکوشیڈ روہڑی میں ریلوے سروس کے دوران مقیم تھا۔ اور بفضل تعالیٰ روہڑی سیمنٹ ورکس کالونی۔ اور روہڑی شہر کی جماعت کا صدر تھا۔ ڈویژنل امیر کی مجلس عاملہ کا رکن ہونے کی وجہ سے ڈویژن کے امور کے لئے امیر صاحب کے ساتھ باہر جماعتوں میں جانا پڑتا تھا۔ چنانچہ ان دوروں کے دوران محراب پور بھی جانا ہوتا تھا۔ میں نے دیکھا کہ مرحوم چوہدری عبدالحمید صاحب اپنے والد چوہدری سلطان علی صاحب مرحوم کے ساتھ جماعت کی خدمت پر کمربستہ رہتے تھے۔ مرحوم بہت مخلص، کم گو، سادہ مزاج۔ اور سلسلہ کے فدائی خادم تھے۔ مرحوم کے والد مرحوم احمدیت قبول کرنے کے تھوڑی دیر بعد وفات پا گئے لیکن وہ اخلاص، مہمانداری اور حسن اخلاق میں بہتوں کو پیچھے چھوڑ گئے۔ اور اپنے بیٹے کی نہایت اعلیٰ تربیت کی باقی اولاد احمدیت میں شامل ہونے سے محروم رہی۔ اپنے والد مرحوم کے ساتھ چوہدری صاحب مرحوم جماعتی مہمانوں کی خدمت بہت شوق سے کرتے تھے۔ حاجی عبدالرحمٰن میئس باندھی کی گوٹھ پر اجتماعات ہوا کرتے تھے۔ جن کا تقریباً سارا خرچ حاجی صاحب موصوف برداشت کرتے تھے بعد میں چوہدری صاحب مرحوم بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ مرحوم کا کاروبار اپنے والد مرحوم کی طرح منڈی میں کمیشن ایجنٹ کا تھا اور آخری وقت میں آڑھتیوں کے صدر بھی تھے غیر از جماعت احباب میں بہت عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔

مرحوم بہت خوبصورت نوجوان۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند اور خوبصورت داڑھی رکھتے تھے۔ سروس کے دوران دوستی کا جو تعلق ان سے استوار ہوا وہ ہر سال جلسہ سالانہ کی ملاقات پر مزید مضبوط ہوتا چلا گیا۔ گزشتہ جلسہ سالانہ پر بھی بڑے پیار سے ملے اور ایک دوسرے کی خیریت سے آگاہی ہوئی۔ آج مرحوم بڑے فخر کے ساتھ اپنے والد مرحوم کو کہہ رہے ہوں گے کہ جو پودا آپ لگا کر آئے تھے میں اپنے خون سے اس کی آبیاری کر کے آیا ہوں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جس طرح مرحوم نے اپنے مرحوم والد کی خالی جگہ کو پُر کیا۔ مرحوم کی نیک اولاد بھی اپنے دادا اور والد مرحوم کی طرح اس خلا کو پُر کرتی رہے آمین!

مبارک صد مبارک! اس خاندان کو جو بعد میں آیا اور سابقون الاولون کی صف میں شامل ہو گیا ؎

"ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ"

مرحوم اپنے والد کی وفات کے بعد جماعت کے صدر بنائے گئے اور تادم وصال اس خدمت کو احسن طریقے سے نباہا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے اہل و عیال پر اپنا فضل کرے اور استقلال بخشے اور ان کی نسل میں درخشندہ وجود پیدا کرے۔ آمین!

علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑے جدوجہد سے حاصل کرو

ان علوم کی تحصیل جبھی مفید ہو سکتی ہے کہ محض دینی خدمت کی نیت سے ہو

سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"میری یہ باتیں اس لئے ہیں کہ تا تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو اور اس تعلق کی وجہ سے میرے اعضاء ہو گئے ہو۔ ان باتوں پر عمل کرو اور عقل اور کلام الٰہی سے کام لو تا کہ سچی معرفت اور یقین کی روشنی تمہارے اندر پیدا ہو اور تم دوسرے لوگوں کو ظلمت سے نور کی طرف لانے کا وسیلہ بنو۔ اس لئے کہ آجکل اعتراضوں کی بنیاد طبعی اور طبیات اور ہیئت کے مسائل کی بنا پر ہے۔ اس لئے لازم ہوا کہ ان علوم کی ماہیت اور کیفیت سے آگاہی حاصل کریں تا کہ جواب دینے سے پہلے اعتراض کی حقیقت تو ہم پر کھل جائے ...

... پس ضرورت ہے کہ آج کل دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑے جدوجہد سے حاصل کرو۔ لیکن مجھے یہ بھی تجربہ ہے جو بطور انتباہ میں بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ جو لوگ ان ہی علوم میں بکثرت پڑ گئے اور ایسے محو اور منہمک ہوئے کہ کسی اہل دل اور اہل ذکر کے پاس ان کو بیٹھنے کا موقعہ نہ ملا۔ اور وہ خود اپنے اندر الٰہی نور نہ رکھتے تھے وہ عموماً ٹھوکر کھا گئے اور (دین حق) سے دور جا پڑے اور بجائے اس کے کہ ان علوم کو (دین حق) کے تابع کرتے۔ الٹا (دین حق) کو علوم کے ماتحت کرنے کی بے سود کوشش کر کے اپنے زعم میں دینی اور قومی خدمات کے متکفل بن گئے۔ مگر یاد رکھو کہ یہ کام وہی کر سکتا ہے۔ یعنی دینی خدمت وہی بجا لا سکتا ہے جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہو۔ ...

... علوم جدیدہ کی تحصیل جب ہی مفید ہو سکتی ہے۔ جب محض دینی خدمت کی نیت سے ہو اور ان اہل دل آسمانی عقل اپنے اندر رکھنے والے مرد خدا کی صحبت سے فائدہ اٹھایا جائے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۶۱۰ تا ۶۱۱)

تحریک جدید کے دفتر دوم کے مجاہدین کو محبوب امام کی نصیحت

"اس دفتر کو بھی میں یہی نصیحت کرتا ہوں کہ جو دوست فوت ہو چکے ہیں دفتر دوم کی آئندہ نسلیں ان کے نام کو زندہ رکھنے کی خاطر یہ عہد کریں کہ کوئی فوت شدہ اس لسٹ سے غائب نہ ہونے دیا جائے گا اور ان کی قربانیاں جاری رہیں گی۔ تا کہ ہمیشہ ہمیش کے لئے اللہ کے نزدیک وہ فعال شکل میں زندہ نظر آئیں ..."

(وکیل المال اول)

اعلان

برسات کا موسم شروع ہو چکا ہے۔ بارشوں کی وجہ سے بعض مکانات اور دیواریں گر جاتی ہیں اور بعض احباب بیمار ہو جاتے ہیں۔ اس لئے تمام ناظمین اضلاع انصار اللہ و زعماء صاحبان مجالس انصار اللہ کی خدمت میں بذریعہ اعلان الفضل اخبار درخواست ہے کہ ان مصیبت زدہ احباب احمدی ہوں یا غیر از جماعت ان کی ہر ممکن امداد فرما دیں۔ نیز طبی امداد بھی فراہم کر کے عنداللہ ماجور ہوں اور اپنی ماہوار رپورٹ میں ذکر کر کے ممنون فرمائیں۔

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

زعماء انصار اللہ سے ضروری گزارش

تمام مجالس کو ان کے بجٹ، وصولی اور بقایا کے گوشوارے بھجوائے جا چکے ہیں۔ زعماء صاحبان سے گزارش ہے کہ جلد از جلد بقایا جات کی ادائیگی کر کے اپنی اپنی مجلس کے بجٹوں کی سو فیصد ادائیگی کا ٹارگٹ حاصل کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ماہنامہ "انصار اللہ" کا مطالعہ یقیناً آپ کے لئے مفید اور ازدیاد ایمان کا باعث ہے۔
منیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان دارالقضاء

مکرم نصیر احمد صاحب چوہدری ابن چوہدری غلام احمد صاحب مرحوم نے درخواست دی ہے کہ والد مرحوم کے نام قطعہ ۳/۱ دارالنصر رقبہ ایک کنال الاٹ شدہ ہے ہم مندرجہ ذیل ورثاء مذکورہ پلاٹ والدہ محترمہ منظور فاطمہ بیوہ چوہدری غلام احمد صاحب مرحوم کے نام منتقل کئے جانے پر تحریراً رضامند ہیں براہ کرم منتقلی کا فیصلہ فرمایا جائے۔

اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔

نام ورثاء ۔ ۱۔ طالعہ بی بی صاحبہ والدہ (چوہدری غلام احمد صاحب مرحوم)
۲۔ منظور فاطمہ صاحبہ بیوہ (" " " ")
۳۔ اظہر احمد صاحب ابن چوہدری غلام احمد صاحب مرحوم ۴۔ نصیر احمد ابن چوہدری غلام احمد صاحب مرحوم ۵۔ امۃ النصیر بنت چوہدری غلام احمد صاحب مرحوم ۶۔ امۃ الباسط بنت چوہدری غلام احمد صاحب مرحوم ۷۔ شاہدہ بنت چوہدری غلام احمد صاحب مرحوم ۸۔ فوزیہ بشریٰ بنت چوہدری غلام احمد صاحب مرحوم ۹۔ چوہدری عبدالباری ابن طالعہ بی بی مرحوم ۱۰۔ چوہدری عبدالسمیع ابن طالعہ بی بی صاحبہ ۱۱۔ صفیہ بیگم صاحبہ بنت طالعہ بی بی ۱۲۔ نعیم رحمان بنت طالعہ بی بی صاحبہ ۱۳۔ امۃ اللہ چوہدری بنت طالعہ بی بی صاحبہ۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے خاوند محترم جلال دین صاحب سات آٹھ جون کی درمیانی شب گیارہ بجے حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑی ہے۔ ایک بیٹا اور بیٹی شادی شدہ ہیں دعا کریں ہم سب کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(رفیعہ بیگم سیکرٹری مال فیصل آباد شہر)

درخواست ہائے دعا

۔ خاکسار کی والدہ اہلیہ قاضی رشید احمد صاحب ارشد مرحوم درد گردہ وہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں۔
(امین الرشید ہاشمی۔ لاہور)

۔ مکرم میاں سلیمان سکندر صاحب کو باؤلے کتے نے کاٹ لیا ہے۔
(اللہ بخش کولو تارڑ)

۔ عزیزم مظفر حامد زخرہ میں ورم اور بخار کی وجہ سے بیمار ہے۔ سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے۔ (ظفر اقبال ملک گلشن اقبال کراچی)

۔ میرے والد چوہدری ریاض احمد چوہان نمبردار چک نمبر ۱۱۵ ڈی بی ضلع میانوالی بیمار ہیں۔
(بشارت احمد چوہان)

۔ میرے داماد مکرم اعجاز احمد کا آپریشن متوقع ہے۔
(میاں خیر محمد احمدی۔ ڈیرہ غازی خان)

۔ خاکسار کے داماد مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب ایک مقدمہ کی وجہ سے مشکلات میں ہیں۔
(مبارک احمد سمبڑیال)

۔ برادرم محمد جمیل گذشتہ دو ہفتوں سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔
(سردار محمد سردار ٹیلرز گولبازار۔ ربوہ)

۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ ایک ماہ سے یرقان میں مبتلا ہیں۔ کمزوری بہت ہے۔
(رانا محمود احمد شاہد مربی سلسلہ)

۔ خاکسار کی نانی صاحبہ کا آنکھ کا آپریشن ہوا تھا۔ مکمل افاقہ ابھی تک نہیں ہوا۔
(منزہ ولی اہلیہ ولی الرحمٰن سنوری دارالعلوم غربی ربوہ)

۔ خاکسار کو ان دنوں بعض مشکلات اور پریشانیاں درپیش ہیں۔ (مشتاق احمد ظہیر کوہاٹ)

۔ برادرم مکرم عبدالحکیم خان صاحب فیلڈ اسسٹنٹ (زراعت) بیمار ہیں اسی طرح میرے ایک بھانجے کو دماغی عارضہ لاحق ہے (مبارک احمد خان ٹیچر گورنمنٹ ٹی۔ آئی ہائی سکول ربوہ)

۔ خاکسار ایک لمبے عرصہ سے بلڈ پریشر اور انجائنا کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ ان دنوں زیادہ تکلیف ہے۔
(حاجی ریاض شرافت حسین۔ نیو احمدیہ فرنیچر سٹور والے کراچی)

۔ میرے بڑے بھائی مکرم شمیم احمد صاحب بہاولپور میں بیمار ہیں۔ (نعیم احمد کراچی)

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

معاف کرنا

حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"اور اب ہم ایصال خیر کے اقسام بیان کرتے ہیں۔ دوسری قسم ان اخلاق کی جو ایصال خیر سے تعلق رکھتے ہیں۔ پہلا خلق ان میں سے عفو ہے۔ یعنی کسی کے گناہ کو بخش دینا اس میں ایصال خیر یہ ہے کہ جو گناہ کرتا ہے وہ ایک ضرر پہنچاتا ہے اور اس لائق ہوتا ہے کہ اس کو بھی ضرر پہنچایا جائے۔ سزا دلائی جائے قید کرایا جائے۔ جرمانہ کرایا جائے یا آپ ہی اس پر ہاتھ اٹھایا جائے۔ پس اس کو بخش دینا۔ اگر بخش دینا مناسب ہو تو اس کے حق میں ایصال خیر ہے۔ اس میں قرآن شریف کی تعلیم یہ ہے:۔

وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ (۳/۱۳۵) جَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثْلُھَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ (۴۲/۴۱)

یعنی نیک آدمی ہیں جو غصہ کھانے کے محل پر اپنا غصہ کھا جاتے ہیں اور بخشنے کے محل پر گناہ بخشتے ہیں بدی کی جزا اسی قدر بدی ہے جو کی گئی ہو۔ لیکن جو شخص گناہ کو بخش دے اور ایسے موقعہ پر بخشش دے کہ اس سے کوئی اصلاح ہوتی ہو۔ کوئی شر پیدا نہ ہوتا ہو۔ یعنی عین عفو کے محل پر ہو نہ غیر محل پر تو اس کا وہ بدلہ پائے گا۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ قرآنی تعلیم یہ نہیں کہ خواہ نخواہ اور ہر جگہ شر کا مقابلہ نہ کیا جائے اور شریروں اور ظالموں کو سزا نہ دی جائے بلکہ یہ تعلیم ہے کہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ محل اور موقعہ گناہ بخشنے کا ہے۔ یا سزا دینے کا۔ پس مجرم کے حق میں اور نیز عامہ خلائق کے حق میں جو کچھ فی الواقع بہتر ہو وہی صورت اختیار کی جائے۔ بعض وقت ایک مجرم گناہ بخشنے سے توبہ کرتا ہے اور بعض وقت ایک مجرم گناہ بخشنے سے اور بھی دلیر ہو جاتا ہے پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اندھوں کی طرح گناہ بخشنے کی عادت مت ڈالو بلکہ غور سے دیکھ لیا کرو کہ حقیقی نیکی کس بات میں ہے۔ آیا بخشنے میں یا سزا دینے میں۔ پس جو امر محل اور موقع کے مناسب ہو۔ وہی کرو۔ افراد انسانی کے دیکھنے سے صاف ظاہر ہے کہ جیسے بعض لوگ کینہ کشی پر بہت حریص ہوتے ہیں یہاں تک کہ دادوں اور پردادوں کے کینوں کو یاد رکھتے ہیں۔ ایسے ہی بعض لوگ عفو اور درگزر کی عادت کو پہنچا دیتے ہیں اور بسا اوقات اس عادت کے افراط سے دیوثی تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور ایسے قابل شرم حلم اور عفو اور درگزر ان سے صادر ہوتے ہیں جو سراسر حمیت اور غیرت اور عفت کے برخلاف ہوتے ہیں بلکہ نیک چلنی پر داغ لگاتے ہیں اور ایسے عفو اور درگزر کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سب لوگ توبہ توبہ کر اٹھتے ہیں۔ انہیں خرابیوں کے لحاظ سے قرآن کریم میں ہر ایک خلق کے لئے محل اور موقع کی شرط لگا دی ہے اور ایسے خلق کو منظور نہیں رکھا جو بے محل صادر ہو۔"

(روحانی خزائن جلد ۱۰۔ صفحہ ۳۵۲) (نظارت اصلاح وارشاد)

اعلان گمشدگی

۱۰ اگست کو ایک ڈرائینگ پیپر کا رول جس کی لمبائی تقریباً ۴ فٹ ہے اور اس کے ساتھ ڈرائینگ پیمانہ بھی ہے۔ ربوہ ریلوے سٹیشن پر رہ گیا ہے جن صاحب کو ملے پتہ ذیل پر پہنچا دیں۔

افضل برادرز گول بازار ربوہ
ملک مبارک احمد پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ

درخواست دعا

محترم ڈاکٹر محمد انور زاہد صاحب بجلی کا جھٹکا لگنے کی وجہ سے علیل تھے اب بفضل تعالیٰ روبہ صحت ہیں مگر پوری طرح سے صحت بحال نہیں ہوئی۔ قارئین کرام سے محترم ڈاکٹر صاحب کی جلد از جلد کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے

(وکیل المال اول تحریک جدید)

خط وکتابت کرتے وقت

— چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں —

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا انٹرویو ۲۷ اگست کو ہوگا انشاء اللہ

(۱) جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لیے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ تعالیٰ ۲۷ اگست ۱۹۸۴ء بروز سوموار بوقت ۸ بجے صبح وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں ہوگا اور انٹرویو کے بعد داخلہ کی سفارش حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں کی جائے گی اور حضور کی آخری منظوری کے بعد داخلہ ہوگا۔

۲۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لیے اصولاً امیدوار کی عمر ۱۷ سال یا اس سے کم اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (۴۵ فیصد نمبر) ہونا ضروری ہے۔ ایف اے پاس کے لیے زیادہ سے زیادہ عمر ۱۸ سال اور بی اے پاس کے لیے ۱۹ سال کی حد مقرر ہے۔ اگر آپ ان شرائط کو پورا کرتے ہیں تو مقررہ وقت پر انٹرویو کے لیے تشریف لے آئیں۔

(۳) انٹرویو کے وقت سکول یا کالج کے سرٹیفکیٹ کی اصل اور فوٹوسٹیٹ ۲ کاپی اور مقامی جماعت کے صدر صاحب کی تعارفی چٹھی ساتھ لانا ہوگی۔ تعارفی چٹھی میں امیدوار کی عمر، تعلیم اور میٹرک کے امتحان میں حاصل کردہ نمبر اور ڈویژن کی تصدیق ہو۔

(۴)۔ اخراجات جامعہ احمدیہ:۔ فیس داخلہ ایک دفعہ -/۲۵ روپے زرضمانت لائبریری صرف ایک دفعہ -/۳۰ روپے ادا کرنا ہوگا۔

(۵) اخراجات ہوسٹل جامعہ احمدیہ:۔ خرچ خوراک کم و بیش -/۱۵۰ ماہوار پیشگی جمع کروانا ہوگا۔ بستر اور چارپائی کا انتظام طالب علم کو خود کرنا ہوگا۔

(۶) جامعہ احمدیہ کا مخصوص لباس (یونیفارم)

سیاہ ٹوپی (جناح کیپ) سفید قمیض کالر والی (ململ کی تربندوں والی نہ ہو) سفید شلوار سیاہ بوٹ۔ پی ٹی کا یونیفارم داخلہ کے بعد جامعہ احمدیہ کی ہدایت پر طالب علم کو خود بنانا ہوگا۔

(۷)۔ داخلہ کے بعد ہوسٹل جامعہ میں رہائش رکھنے والے ضرورت مند واقف زندگی میٹرک۔ ایف اے۔ پاس طالب علم کو مبلغ -/۱۸۰ روپے ماہوار اور بی اے ایم اے پاس اور غیر پاکستانی طالبعلم کو -/۲۰۵ روپے ماہوار تک اور ہوسٹل سے باہر گھر پر رہنے والے طالب علم کو -/۹۰ روپے ماہوار تک وظیفہ دیا جا سکتا ہے۔ جس کا فیصلہ داخلہ کے بعد طالب علم کی درخواست پر بورڈ کرے گا

(۸) وظیفہ حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ طالب علم فارم درخواست وظیفہ اور فارم معاہدہ وظیفہ -/۴ روپے کا (اسٹام) پُر کر کے دے۔ اور یہ ضروری بھی نہیں کہ وظیفہ ہر طالب علم کو دیا جائے۔ بلکہ اخراجات کا زیادہ سے زیادہ بوجھ ان کے والدین یا سرپرست کو خود برداشت کرنا ہوگا۔

(۹)۔ داخلہ کے بعد گھر جانے کی اجازت نہ ہوگی کیونکہ داخلہ کے ساتھ ہی باقاعدہ پڑھائی شروع ہو جائے گی۔ اس لیے فارم داخلہ وغیرہ پُر کر کے ساتھ لانا ہوگا۔ اور ۶ عدد پاسپورٹ سائز تصاویر (ٹوپی کے ساتھ) دینا ہوگی۔

(۱۰)۔ فارم داخلہ جامعہ احمدیہ اور انٹرویو کے لیے چٹھی امیدواروں کو بذریعہ ڈاک بھی بھجوائی جاتی ہے۔

(۱۱) انٹرویو کے وقت ذہانت کا پرچہ ہوگا۔ اس لیے قلم ساتھ لائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ)

"اجتماع" (صفحہ اوّل سے آگے)

اور ان کے ایمانوں کو نئی جلا بخشی۔ اس خطاب میں حضور نے تحریک جدید کے آغاز کا پس منظر اور اس کے عظیم الشان نتائج پر روشنی ڈالی۔ حضور نے فرمایا کہ جب بھی امام جماعت کی طرف سے کوئی تحریک جاری ہوتی ہے۔ تو اس میں خدا تعالیٰ کی طرف سے عظیم الشان حکمتیں مضمر ہوتی ہیں جو وقت کے ساتھ ساتھ بے نقاب ہوتی چلی جاتی ہیں اس لئے امام جماعت کی ہر تحریک پر لبیک کہتے ہوئے ان نعمتوں اور برکتوں سے حصہ پانا چاہیئے یورپین مشنز کی تحریک میں احباب جماعت نے جس والہانہ انداز سے قربانی کے عظیم الشان نمونے پیش کئے ہیں حضور نے اس پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ اس ضمن میں حضور نے خدام کے جذبۂ قربانی کو سراہا اور اپنے خدام کو بیش قیمت نصائح سے نوازا۔

اس اجتماع کی میزبانی اور انتظامات کے فرائض مجلس خدام الاحمدیہ انگلستان نے احسن طور پر سرانجام دیئے۔ مجلس خدام الاحمدیہ انگلستان نے اجتماع کے لئے لندن میں ایک وسیع و عریض ہال کا انتظام کیا تھا۔ اجتماع کے دیگر پروگرام اس ہال میں اور بیت الفضل لندن میں منعقد ہوئے۔ علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

مجلس خدام الاحمدیہ انگلستان اس کامیاب اجتماع پر ساری جماعت کی دعاؤں اور مبارکباد کی مستحق ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام خدام احمدیت کو اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور بیش بہا انعامات سے نوازے۔ آمین!

ضرورت ہے

ادویات کی تیاری و پیکنگ کے لئے چند پیکرز کی ضرورت ہے۔ نیز ملک بھر میں ادویات کی بکنگ کے لئے سیلز ایجنٹس اور سیلز آفیسرز کی فوری ضرورت ہے۔ تعلیم کم از کم میٹرک ہو۔ سیلز آفیسرز گریجوایٹ چاہئیں۔ درخواستیں مع تصدیق صدر یا امیر صاحب جلد از جلد بھجوائیں:

منیجر کیو رٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ گول بازار ربوہ۔ فون نمبر ۶۰۶/۶۰۷

محکمہ تعلیم سے منظور شدہ
گرین ماڈل سکول دارالعلوم غربی
یکم ستمبر سے کھل رہا ہے
(ہیڈ مسٹریس)

لطیف موٹرز
نئی و پرانی کاروں کی خرید و فروخت کیلئے
ہماری خدمات حاصل کریں
لطیف موٹرز ۲۴۔ میکلوڈ روڈ لاہور
فون ۵۵۹۴۴ دفتر
میاں عبداللطیف
گھر:۔ ۳۳۰۶۹۳

نظر اور دھوپ کی عینکوں کے ماہرین
شاہ میڈیکو اینڈ آپٹیکو
(فیصل آباد والے)
گول بازار۔ ربوہ

مکان کرایہ کے لئے خالی ہے
تین کمرے۔ سٹور۔ باورچی خانہ فلش اور میٹھے پانی کا بندوبست۔ رقبہ دس مرلے۔ فوری رابطہ قائم کریں۔
بشیر محمود دارالعلوم وسطی مکان ۳۱/۵۳
نزد ماسٹر ہادو صاحب

جدید فیشن کے مطابق
بہترین سلائی کا مرکز
بیسٹ ٹیلرز لیڈیز اینڈ جینٹس
ریلوے روڈ۔ رحمت بازار ربوہ
پروپرائٹر: مقصود احمد۔ مبارک احمد

الفضل کی توسیع اشاعت کیلئے درخواست

امراء کرام اور محترم مربیان و معلمین سلسلہ، قائدین خدام الاحمدیہ، زعماء انصار اللہ اور صدر صاحبات لجنہ اماء اللہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ "الفضل" کی توسیع اشاعت میں بھرپور تعاون فرمائیں۔ احباب جماعت کو توجہ دلائیں کہ الفضل نہ صرف ہمارا جماعتی آرگن ہے بلکہ ہمارے گھروں کے لئے ایک دینی معلم بھی ہے۔

ہم سب کا فرض ہے کہ اسے خود بھی پڑھیں اور دوسرے احمدی بھائیوں کو بھی اس کے خریدار بننے اور پڑھنے کی طرف توجہ دلائیں۔ اس طریق سے اپنے دینی علوم میں اضافہ کے علاوہ ہم اپنے پیارے امام کی دعاؤں کے مستحق بنیں گے۔

خدا تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین!

(منیجر الفضل)